عَطاءوکرم کی خصلت اور جُود و سخاوت کی خوبی

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، حَثَّنَا عَلَى الْبَذْلِ وَالْعَطَاءِ، وَوَعَدَنَا عَلَى ذَلِكَ أَعْظَمَ الْجَزَاءِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، يُعْطِي بِلَا طَلَبٍ أَوْ مَسْأَلَةٍ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَجْوَدُ بِالْعَطَاءِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَاتَّقُوا أَيُّهَا النَّاسُ رَبَّكُمْ، وَاسْتَعِينُوا عَلَى تَقْوَاهُ بِمَا رَزَقَكُمْ، فَأَعْطُوا غَيْرَكُمْ، وَجُودُوا عَلَى مَنْ حَوْلَكُمْ؛ يُيَسِّرِ اللَّهُ أُمُورَكُمْ، وَيُسْعِدْكُمْ فِي دُنْيَاكُمْ وَآخِرَتِكُمْ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(**فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى * وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى * فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى**)[(١)].

میرے روزہ دار بھائیو! اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے نزدیک عَطاءوکرم کی بہت زیادہ فضیلت ہے بلا شبہ عَطاء و سخاوت ایک عمدہ خصلت اور ایمانی خوبی ہے یہ مال میں اضافے کا سبب ہے اور نفس کو بخل سے بچانے کا ذریعہ ہے اور رمضان المبارک اس خصلت کو اپنانے کا بہترین موقع ہے عطاءو بخشش کی خوبی باری تعالٰی کی پاکیزہ صفات کا حصہ ہے

(١) الليل: ٥-٧.

چنانچہ حضرت موسٰی علیہ السلام نے اللہ جل جلالہ کی صفات اس طرح بیان کی تھیں: (رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى)(١) ہمارا ربّ وہ ہے جس نے ہر چیز کو مناسب بناوٹ عطا کی پھر رہنمائی بھی فرمائی، سخاوت و رحمت نبی رحمةٌ لِّلعٰلمِین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ خصلت کا حصہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بہت زیادہ سخی اور آپ کے ہاتھ بے انتہا عطا کرنے والے تھے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم فقر وفاقہ کا اندیشہ کئے بغیر خوب کثرت سے عطا فرماتے اور اپنی غیر معمولی سخاوت سے باری تعالٰی کے اجر وکرم کے امیدوار رہتے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کسی چیز کا سوٴال کیا گیا تو آپ نے فوراً وہ چیز عطا فرمادی اور کبھی لا نہیں کہا(٢). یعنی عطا کرنے سے کبھی انکار نہیں فرمایا، سخاوت کے سلسلے میں شاعر نے کیا خوب کہا ہے

كَرِيمٌ إِذَا مَا جِئْتَ لِلْخَيْرِ طَالِبًا ... حَبَاكَ بِمَا تَحْوِي عَلَيْهِ أَنَامِلُهْ

وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي كَفِّهِ غَيْرُ رُوحِهِ ... لَجَادَ بِهَا فَلْيَتَّقِ اللَّهَ سَائِلُهْ(٣)

وہ ایسے کریم ہیں کہ جب بھی تم خیر کے طلبگار بن کر ان کے پاس جاؤ گے تو وہ اپنا سب کچھ تمہیں عطا کردیں گے اور اگر اپنی جان کے علاوہ کوئی اور چیز ان کے پاس نہ ہو تو وہ سائل پر اپنی جان بھی نچھاور کردیں گے اس لئے مانگنے والوں کو ڈرنا چاہیے اور ان سے

---

(١) طه: ٥٠.
(٢) متفق عليه.
(٣) الحماسة الصغرى، ص: ٢٤٧.

مانگنے میں احتیاط کرنی چاہیے، بلاشبہ نبی رحمت ﷺ خود بھی غیر معمولی سخاوت فرماتے اور اپنے متعلقین کو بھی عطاء و بخشش کی ترغیب دیتے رہتے چنانچہ آپ ﷺ نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: «أَعْطِي وَلَا تُحْصِي»[1]. بغیر جوڑے اور بلا حساب عطا کرتی رہو، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی آنحضرت ﷺ کی مکمل پیروی کی اور دل کھول کر اللہ کی راہ میں خرچ کیا کیونکہ انہیں علم تھا کہ راہ خدا میں خرچ کرنے کا بہت زیادہ اجر ہے اور جُود و عطا والے بندے اللہ تعالیٰ کو بے انتہا محبوب ہوتے ہیں چنانچہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! باری تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بندے کون ہیں؟ اور اس کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: «أَحبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ أَنْفعُهُمْ لِلنَّاسِ، وَأَحبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا، وَلَأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخٍ لِي فِي حَاجَةٍ؛ أَحبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ شَهْرًا» يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ[2]. اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں زیادہ محبت ان بندوں سے ہوتی ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہونچانے والے ہیں اور اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل، کسی مسلمان کو خوش کرد

---

(١) أبو داود: ١٧٠٠.

(٢) المعجم الصغير للطبراني: ٨٦١.

ینا ہے یا اس سے کسی تکلیف کو دور کردینا ہے یا اسکی طرف سے قرض ادا کردینا ہے یا اسکی بھوک مٹادینا ہے، اور اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے کیلئے اس کے ساتھ چلنا پھرنا مسجدِ نبوی میں ایک ماہ اعتکاف کرنے سے زیادہ مجھے پسند ہے

عطاء وسخاوت کرنے والو! اس وقت آپ رحمت وکرم کے مہینے میں ہیں اس لئے خوب جم کر عطاء وکرم کیجئے اس کی بہت سی صورتیں اور اس کے مختلف میدان ہیں چنانچہ کسی مسلمان سے مسکراکر ملنا بھی ایک عطیہ ہے اچھی گفتگو بھی ایک عطیہ ہے اپنے گھر والوں کے ساتھ احترام وشفقت کرنا بھی ایک عطیہ ہے دوسروں کے ساتھ بھلائی بھی عطیہ ہے بلکہ لوگوں سے مصیبت اور تکلیف کو دور کردینا بھی ایک کرم اور عطیہ ہے عطاء وسخاوت کی ایک صورت وقف بھی ہے یعنی اجر وثواب کی نیت سے کوئی چیز اللہ کیلئے وقف کردینا یہ ایک صدقۂ جاریہ ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے «إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ: عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ»[1]. بلاشبہ مؤمن کو اس کے جن اعمال اور اسکی جن نیکیوں کا ثواب اسکی موت کے بعد بھی اسکو پہنچتا رہتا ہے ان میں سے کچھ یہ ہیں: وہ علم جو اس

(١) ابن ماجه: ٢٤٢.

نے لوگوں کوسکھایا اور پھیلایا، وہ نیک اور صالح اولاد جنہیں چھوڑ گیا، یاوراثت میں قرآن مجید چھوڑ گیا، کوئی مسجد بنا گیا، یا مسافروں کے لیے کوئی مسافرخانہ بنوادیا، یا کوئی نہر جاری کر گیا، یا اپنی زندگی اور اپنی صحت کی حالت میں اپنے مال سے کوئی صدقہ نکال دیا تھا، تو ان چیزوں کا ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اسے ملتا رہے گا، اپنے مال کی زکوٰۃ دینا بھی عطاء وکرم میں شامل ہے زکوٰۃ کو باری تعالیٰ نے مالداروں پر فرض کیا ہے تاکہ بندوں کی نیکیوں میں خوب اضافہ ہو اور انکے اموال میں خوب خیر وبرکت ہو خدائے عزّوجلّ کا ارشاد ہے: (وَمَا آتَيْتُم مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ)(١). اور جو زکوۃ دوگے جس سے اللہ کی رضا طلب کرتے ہوگے تو ایسے لوگ (اپنی دی ہوئی کو) اللہ تعالی کے پاس بڑھاتے رہیں گے اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہم کو عطاء وکرم میں پیش قدمی کی توفیق دیدے اور بھلائی کی طرف سبقت کرنے والوں میں شامل فرمالے ہمارے صدقات وعطیات اور ہمارے تمام نیک اعمال کو قبول فرمالے اور اپنے اس فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرما دے (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)(٢).

أَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

---

(١) الروم: ٣٩.
(٢) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَرَعَ لِعِبَادِهِ مِنَ الطَّاعَاتِ مَا يُقَرِّبُهُمْ إِلَى رِضْوَانِهِ، وَيَرْفَعُ مَنَازِلَهُمْ فِي جِنَانِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اقْتَدَى بِهَدْيِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

سخاوت وکرم کرنیوالے مؤمنو! بلا شبہ خیر کے سارے خزانے اور تمام نعمتیں باری تعالیٰ کی ملکیت ہیں اس نے سخی بندوں کو اپنے خزانۂ رحمت کی کنجی بنایا ہے اور اصحاب خیر کو رحمت و سخاوت کا ذریعہ بنایا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ، مَغَالِيقَ لِلشَّرِّ، وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ، مَغَالِيقَ لِلْخَيْرِ، فَطُوبَى لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ»(١). بعض لوگ خیر کی کنجی اور بھلائی کا ذریعہ ہوتے ہیں اور برائی کے قفل اور اسے روکنے کا سبب ہوتے ہیں جبکہ بعض لوگ اس کے برعکس برائی کی کنجی اور بھلائی روکنے کا ذریعہ ہوتے ہیں تو اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے خیر کی کنجیاں رکھ دی ہیں اور اسے خیر و نیکی کا ذریعہ بنادیا ہے، ایک دوسری حدیث میں نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے «اخْتَصَّهُمْ بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ، يُقِرُّهُمْ فِيهَا مَا بَذَلُوهَا»(٢). اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جن کو اس نے بندوں کی نفع

---

(١) ابن ماجه: ٢٣٧.
(٢) المعجم الأوسط: ٥١٦٢.

رسانی کیلئے خاص نعمتیں عطا کی ہیں، جب تک وہ ان کو بندوں پر خرچ کرتے رہتے ہیں
تو اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کو قائم ودائم رکھتا ہے، خدائے کریم اپنے مُخَیِّر اور سخی بندوں سے
محبت کرتا ہے اور انہیں ان کے خرچ کا بھرپور بدلہ دیتا ہے تو میرے دوستو! عطاء وکرم
والے مہینے کو غنیمت سمجھو اور دل کھول کر خرچ کرو یقیناً آپ عطاء وسخاوت والے ملک
میں ہیں عطاء وکرم کے پیکر شیخ زَاید نے اسکی بنیاد جود وسخاوت پر رکھی ہے چنانچہ شیخ زاید
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھلائی کے ہر میدان میں کام کیا انہوں نے ہمدردی کی کوئی صورت نہیں
چھوڑی اور خدمت خلق اور نفع رسانی کی ہر راہ پر چل کر دکھایا شیخ زاید کے بعد ان کے
تمام لائق صاحبزادے بھی ان کے نقش قدم پر گامزن ہیں چنانچہ انہوں نے اپنے کرم
اور اپنی سخاوت کے ہاتھ دنیا کے متعدّد علاقوں تک دراز کردیئے پس بے شمار محتاجوں
کو مالا مال کیا بے شمار لاچاروں کی امداد کی اور نیکی اور ہمدردی کے بے شمار دروازے
کھولے الغرض انہوں نے سخاوت کا ایسا نمونہ پیش کیا جسکی مثال نایاب ہے اور جس
مثال کو انجام دینا بہت دشوار ہے تو میرے بھائیو! ہم سب کو عطاء وہمدردی کی تمام
صورتوں کی طرف پہل کرنی چاہیے تاکہ ہمیں اپنے ربّ کریم کی محبت اور خوشنودی
نصیب ہو اور ہمارا معاشرہ کامیاب اور خوشحال ہو اور عطاء وخیر میں امارات کی فیاضی اور
جود وسخاوت میں اس کی سبقت واولیت برقرار رہے ** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ

وَبارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ وُفِّقُوا فِي رَمَضَانَ لِعَمَلِ الصَّالِحَاتِ، وَفِعْلِ الْخَيْرَاتِ، وَالْبَذْلِ فِي الْمَبَرَّاتِ.

اللَّهُمَّ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ عِبَادِكَ؛ جَعَلُوا الْعَطَاءَ شِيمَتَهُمْ، وَنَفْعَ النَّاسِ خُلُقَهُمْ، فَبَارِكِ اللَّهُمَّ لَهُمْ فِيمَا أَعْطَيْتَهُمْ، وَارْحَمْ يَا رَبِّ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ، وَاجْعَلْ مَا قَدَّمَهُ لَهُ شَافِعًا، وَلِأَهْلِهِ مِنْ بَعْدِهِ نَافِعًا، وَخُصَّ يَا رَبِّ بِفَيْضِ الْجُودِ وَالْإِحْسَانِ، مَنِ اسْمُهُ لِلْعَطَاءِ عُنْوَانٌ، وَعَلَى الْبَذْلِ بُرْهَانٌ، الشَّيْخَ زَايِدَ بْنَ سُلْطَانَ طَيَّبَ اللَّهُ ثَرَاهُ.

اللَّهُمَّ إِنَّهُ قَدْ أَسَّسَ دَوْلَتَنَا، وَأَسْبَغَ مِنْ عَطَائِهِ عَلَيْنَا، فَاجْعَلْ يَا رَبِّ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ، وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّهُ قَدْ غَمَرَ الْعَالَمَ بِأَعْمَالِهِ الْإِنْسَانِيَّةِ، وَمَشَارِيعِهِ الْخَيْرِيَّةِ، كَمْ مِنْ وَقْفٍ شَيَّدَهُ وَبَنَاهُ، وَكَمْ مِنْ مُعْدِمٍ وَاسَاهُ وَأَغْنَاهُ، فَاغْمُرْهُ يَا رَبَّنَا بِرَحْمَتِكَ، وَاشْمَلْهُ بِعَفْوِكَ وَمَغْفِرَتِكَ.

وَارْحَمِ اللَّهُمَّ الشَّيْخَ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَالشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ وَالْأَمَانَ، وَعُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ، وَالْمَحَبَّةِ وَالِاطْمِئْنَانِ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.